لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (۱٦۱ - ۱٦۳)	اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا تابعدار ہوں۔

تفصیلی گفتگو علامہ موصوف نے اسی آیت کے تحت کی ہے۔ اور آخری آیت کے تحت اس پہلو کو ابھارا ہے کہ ہمیشہ سے تمام حضرات انبیاء علیہم السلام کا یہی ایک پیغام رہا ہے۔ ان سب کی دعوت اسلام تھی جس کی حقیقت بے آمیز طریقے پر ایک خدائے عزوجل کی عبادت اور بندگی ہے۔ استشہاد میں انھوں نے سورہ انبیاء کی آیت کریمہ: "وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ الخ (۲۵)" کے علاوہ دوسری متعدد آیات نقل کی ہیں۔ اور آخر میں اس دعوت کے مضرات کو ان لفظوں میں پیش کیا ہے:

فاخبر تعالیٰ انه بعث رسله	پس اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس نے اپنے
بالاسلام ولكنهم متفاوتون	(تمام) رسولوں کو (ایک ہی دین) اسلام
فيه بحسب شرائعهم الخاصة	دے کر بھیجا۔ البتہ شریعتیں جو ان میں ہر ایک
التي ينسخ بعضها بعضا	کے ساتھ خاص رہیں وہ ہر ایک کی الگ
الى ان نسخت بشريعة	الگ رہی ہیں۔ جن میں سے ایک دوسرے
محمد صلى الله عليه وسلم	کو منسوخ کرتی رہی ہے۔ یہاں تک کہ یہ
التي لا تنسخ ابد الآبدين	(تمام کی تمام) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
ولا تزال قائمة منصورة	کے ذریعہ منسوخ ہوئیں۔ جو اب کبھی ابد
واعلامها منشورة الى	سے ابد تک منسوخ نہ ہوگی۔ بلکہ یہ ہمیشہ
قيام الساعة ؂	ہمیشہ قائم و دائم رہے گی۔ اور اس کے نقوش
	تاقیام قیامت ثابت موجود رہیں گے۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن جب ایک خدا کی عبادت اور اس کی بندگی کی بات کہتا ہے اور اپنے تمام برگزیدہ بندوں کا طریقہ دین اسلام قرار دیتا ہے تو اس کا مقصد کسی مجرد عقیدے کا اظہار یا کسی محدود دائرے میں اس کے احکام کی پیروی نہیں بلکہ کسی تحفظ کے بغیر پوری انسانی زندگی اور اس کے جملہ معاملات کو یہ چیز محیط ہوتی ہے۔ آگے وہ اس کی مزید وضاحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی روشنی میں کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ دین کے اصول و کلیات میں اتفاق سہی لیکن شریعتیں تمام انبیاء کی الگ